6657- کیا داڑھی کی کوئی مستحب لمبائی پائی جاتی ہے ؟

سوال

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے داڑھی کی کوئی مستحب لمبائی وارد ہے ؟

پسندیدہ جواب

داڑھی کے لیے مستحب لمبائی یا داڑھی
کی کوئی حد نہیں پائی جاتی، کیونکہ اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ وسلم سے وارد
نہیں، بلکہ صرف اسے اپنی حالت میں باقی رکھنا ہی ثابت ہے .

امام مسلم رحمہ اللہ نے جابر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2344) .

اور نسائی شریف میں براء رضی اللہ
تعالی عنہ سے مروی ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت
زیادہ گھنی داڑھی والے تھے "

اور ایک روایت میں ہے :

" كثيف اللحية "

اور ایک روایت میں " عظيم اللحية "
کے الفاظ ہیں .

سنن نسائی حدیث نمبر (5232) .

بعض اہل علم نے ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما کے فعل کی بنا پر ایک مٹھی سے زیادہ کے بعد کاٹنے کی اجازت دی ہے، اور
اکثر علماء کرام اسے مکروہ سمجھتے ہیں، اور یہی زیادہ بہتر بھی ہے کیونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت نہیں، جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور مختار یہی ہے کہ داڑھی کو اپنی
حالت پر چھوڑ دیا جائے، اور اسے کچھ نہ کہا جائے، اور اسکا بالکل کوئی بال نہ کاٹا
جائے. اھ

دیکھیں : تحفۃ الاحوذی (39/8).

اور جس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
داڑھی کے طول و عرض میں سے کاٹا کرتے تھے"

یہ حدیث موضوع اور مکذوب ہے، اس کا
کوئی ثبوت نہیں ملتا.

دیکھیں : العلل المتناھیۃ ابن جوزی (
686/2).

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان
ہے :

**.{یقیناً تمہارے لیے رسول (کریم صلی
اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی اور قیامت
کے دن کی توقع رکھتا ہے}.** الاحزاب (21).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا
فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{اور رسول كريم صلى الله عليہ وسلم
تمہيں جو كچھ ديں اسے لے لو، اور جس سے روكے اس سے رك جاؤ}. الحشر (7).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے
ہيں :

داڑھى كى حد جيسا كہ اہل لغت نے بيان
كيا ہے : وہ چہرے اور دونوں جبڑوں اور رخساروں پر اگے ہوئے بال ہيں.

يعنى دوسرے معنوں ميں يہ كہ جو بال
بھى رخساروں، اور جبڑے كى ہڈي اور تھوڑى پر ہيں وہ داڑھى ميں شامل ہں، اور ان بالوں
ميں سے كوئى بال بھى كاٹنا معصيت و نافرمانى ميں شامل ہوتا ہے.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم
نے فرمايا ہے :

" داڑھيوں كو معاف كردو .... "

اور ايک حديث ميں فرمايا :

" داڑھيوں كو بڑھاؤ اور لمبا كرو اور
لٹكاؤ "

اور ايک روايت ميں فرمايا :

" داڑھيوں كو وافر كرو "

اور ايک روايت ميں فرمايا :

" داڑھيوں كو پورا كرو "

يہ سب اس كى دليل ہے كہ داڑھى ميں سے
كچھ بھى كاٹنا جائز نہيں، ليكن معصيت و نافرمانى كے درجات ہيں، لہذا داڑھى منڈوانا
داڑھى كٹوانے سے بڑى معصيت و نافرمانى ہے، كيونكہ يہ كاٹنے سے واضح اور بڑى مخالفت
ہے. اھـ.

مزید تفصیلات کے لیے آپ سوال نمبر (
1189) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.